کے لیے قطر کو بنیادی اہمیت دی گئی۔ اسی مقصد کے پیش نظر ملک میں امریکہ کی مداخلت حد سے بڑھتی گئی۔ عالم اسلام کے ازلی دشمن اسرائیل کے ساتھ تعلقات استوار کرائے گئے۔ الغرض اسے ایک ''ماڈل ریاست'' بنانے کی کارروائیاں شروع ہوئیں، جہاں بادشاہت کے ساتھ مغربی تہذیب، میڈیا کی مادر پدر آزادی، مخلوط تعلیمی ادارے، امریکی پسند کا نصاب تعلیم، آزادانہ معاشرتی میل جول اور مغربی طرز کے قوانین کا نفاذ نمایاں ہو۔

یمن کی لڑائی کے دوران شاہ سلمان کی حکومت پر واضح ہو گیا کہ قطر' بعض مخالف قوتوں کے ساتھ مل کر امریکہ اور اس کے حامیوں کی سازش کا حصہ بن چکا ہے۔ بحرین اور سعودی عرب کے اندر مخالفانہ جذبات کے تانے بانے بھی ان طاقتوں سے جڑے ہوئے نظر آئے۔ اس کے باوجود شاہ سلمان نے مصالحتی کوششیں بند نہیں کیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو چاہیے کہ سعودی عرب اور قطر دونوں برادر اسلامی ملکوں کے مابین اختلافات دور کرنے اور انہیں اخوتِ اسلامی کی لڑی میں پرونے کی خاطر مخلصانہ طور پر ثالثی کا کردار ادا کرے۔ اس سلسلے میں دیگر اسلامی ممالک کی پرخلوص قیادتوں سے بھی تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی فوجی اتحاد کو بھی اس نیک مقصد میں اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔

اگر امت مسلمہ کی بدقسمتی سے یہ ساری کوششیں کارآمد نہیں ہوتیں، اور کسی ایک ملک کی حمایت کی نوبت آتی ہے، تو حکومت پاکستان پر دونوں ملکوں کی ماضی اور حال کو مدنظر رکھ کر اپنی پالیسی وضع کرنا لازمی ہے۔

قدرتی آفات میں تو ہر ملک انسانیت کے ناتے دست تعاون بڑھاتا ہے۔ لیکن دشمن کے ساتھ جنگوں اور عالمی قدغن کے نازک مواقع' دوستی میں خلوص کا کڑا امتحان ہوتا ہے۔ ایسے قابل رحم مواقع پر اخلاقی ہمدردی میں دولفظوں کا سفارتی بیان بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ سعودی عرب ہر مشکل وقت میں اور خصوصاً بھارت کے ساتھ تینوں جنگوں کے علاوہ ایٹمی دھماکوں کی پاداش میں عائد شدہ بین الاقوامی اقتصادی پابندیوں کے مواقع پر پاکستان کا زبردست حامی و مددگار رہا ہے، اور اس ملک نے تاریخ کے ہر نازک موڑ پر پاکستان کے ساتھ بھرپور اور عملی تعاون کر کے برادرانہ اخلاص کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

یہ حقیقت بھی ناقابل فراموش ہے کہ قطر کے عوام کی اکثریت اسلامی برادری، انسانیت اور اخلاق کے

حوالے سے بین الاقوامی سطح کے تنازعات میں انڈیا کے مقابلے میں پاکستان کے اصولی موقف کی حامی ہے۔ اوران بھائیوں کے دل بھی برادر پاکستانی عوام کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔قطر کی حکومت بھی سیلاب اور زلزلہ جیسی آفتوں میں پاکستان کوخوب مالی واخلاقی امداد فراہم کرتی رہتی ہے۔البتہ مسئلہ کشمیر جیسے سنگین بین الاقوامی مسائل، بھارت کے ساتھ جنگوں اور ایٹمی دھماکوں کے موقع پر عالمی اقتصادی پابندیوں جیسے نازک مواقع میں اپنے عوام کی امنگوں کے خلاف حکومت قطر کی ترجیح غیر جانب داری یا بھارت نوازی کے درمیان دگرگوں رہی ہے۔

ان تاریخی شواہد کی روشنی میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے غیور واحسان شناس عوام کی ہمدردیاں واضح طور پر سعودی عرب کے ساتھ ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔البتہ بعض خودغرض ومتعصب شخصیات' ذاتی مفادات کی خاطر کم ظرف میڈیا کی وساطت سے لوگوں کو گمراہ کرنے اور حکومت کا قبلہ تبدیل کرنے کی کوششوں میں سرگرم رہتی ہیں۔حکومت کو چاہیے کہ ایسے بداندیش لوگوں کے پروپیگنڈے کونظر انداز کرکے انسانی اقدار، اسلامی افکاراورشکرگزاری کے پاکیزہ جذبات کاعملی ثبوت دیتے ہوئے قطر کے مقابلے میں سعودی عرب کی بھرپور حمایت کا اعلان کریں۔

❁❁❁ ❁❁❁ ❁❁❁

مسئلہ ختم نبوت کے خلاف سازش کی ناکامی

قرآن مجید کے واضح نصوص، احادیث شریفہ، اجماع صحابہ کرام ﷺ اور تعامل امت اسلامیہ سے واضح اور دوٹوک طور پر ثابت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے شرفِ ختم نبوت کا انکار کفر ہے۔

جب ایسٹ انڈیا تجارتی کمپنی کے ذریعے برطانیہ نے ساڑھے سات سو سالہ مسلم حکومت چھین کر برصغیر پر قبضہ کرلیا تو مسلمانوں میں سے عقیدہ توحید وسنت پر کاربند لوگوں نے ''جہاد فی سبیل اللہ'' کا مبارک علم بلند کیا۔اب انگریزوں کو اپنے غاصبانہ قبضے کوتادیر قائم رکھنے کے لیے جہاد کو روکنے کی ضرورت پیش آئی۔

ایک حضرت نے اپنی بے لوث خدمات پیش کرتے ہوئے کتاب ''إعلام العوام بأن هندوستان دارُ الإســــــلام'' تصنیف کی، لیکن اسے اہل اسلام میں کوئی پذیرائی حاصل نہ ہوسکی۔اب انہیں ایک نیا ''نبی'' ایجاد کرنے کے سوا کوئی چارہ کارنظر نہ آیا۔اس مقصد کے لیے ان کی نگاہِ انتخاب مسلمانانِ ہند کے